سوال

(10)خلاف سنت عمل پر، مصلحت بہانہ بنا کر خاموشی اختیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خلاف سنت عمل پر، مصلحت اور اتفاق کا بہانہ بنا کر علماء اور عوام اہل حدیث کا خاموشی اختیار کرنا اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خلاف سنت عمل یعنی: اعمال بدعیہ کا ارتکاب اور ان میں شرکت کرنی یا باوجود قدرت کے خاموشی اختیار کرنی دنیاوی مصلحت کی بنا پر، یا اس لیے کہ آپس میں اتفاق قائم رہے اور اختلاف نہ پیدا ہوا۔ مرمذموم اور فعل قبیح ہے۔ اعمال بدعیہ کا ارتکاب فسق ہے اور اس پر خاموشی اختیار کرنا مداہنت فی الدین ہے اور یہ دونوں چیزیں ممنوع ہیں۔

امر بالمعروف اور تغیر منکر پر قدرت رکھتے ہوئے علماء یا عوام کا سکوت اختیار کرنا جرم عظیم ہے۔ کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرائض دین میں سے ہے۔ ہاں تبلیغ کے وقت ادعُ إِلىٰ سَبيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ وَجـٰدِلهُم بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ ... ١٢٥ ...النحل پر عمل کرنا ضروری ہے۔

"عن جریر بن عبداللہ قال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: مامن رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی، یقدرون علی أن یغیروا علیہ ولایغیرون، اِلاأصابہم اللہ منہ بعقاب قبل أن یموتوا" (ابوداوٗد ابن ماجہ (ابوداوٗد کتاب الملاحم باب الامر والنہی (4339) 510، ابن ماجۃ کتاب الفتن باالامر بالمعروف وانہی عن المنکر (4009) 1327/2) پس احیاء سنت اور اماتت بدعت کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہیے تاکہ اس حدیث میں وعید مذکورہ سے محفوظ ہے ''عن ابی ہریرة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من دعا اِلی الہدی کان لہ من الأجر مثل أجور من تبعہ، لا ینقص ذلک من أجورہم شیئا،، الحدیث (مسلم کتاب العلم باب من سن سنۃ حسنۃ اوسیئۃ (1017) (2019)، عن بلال بن الحارث المزنی قال: قال رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم: من أحی سنۃ من سنتی، قد ایمتت بعدی، فان لہ من الأجر مثل أجور من عمل بہا،، الحدیث (ترمذی. کتاب الصلاۃ با ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ (1384) 1/441) عن ابراہیم بن یسرۃ قال: قال رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم: من وقر صاحب بدعۃ، فقداعان علی ہدم الاِسلام،، (رواہ البیہقی فی شعب الاِیمان مرسلا- مشکاۃ مع المرعاۃ (189) 1/292 والحدیث ضعیف، سلسلۃ الاحادیث الضغیفۃ (1962) 4/441.

(محدث دہلی ج 1 ش 3 رجب 1265 جون 1946ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 40

محدث فتویٰ